مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی، انڈیا

میڈیا: کتنا سچ، کتنا جھوٹ

قرآن مجید میں ایک سورہ ہے" الحجرات" اس کا نام ہے، دو رکوع، اٹھارہ آیتیں ہیں، قرآن مجید کی یہ انتالیسویں سورہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت کے بعد نازل ہوئی، اس لیے مدنی کہلاتی ہے، اس سورہ میں ہم مسلمانوں کو اور خاص طور پر صحابہ کرام کو دو ہدایتیں دی گئی ہیں، ایک کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے، اور دوسری کا تعلق ہماری سماجی زندگی سے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جو ہدایت اس سورہ میں دی گئی ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہائی ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کا معاملہ کرنے کی ہے، مثلاً چلنے میں آپ سے آگے نہ نکلا جائے، گفتگو میں اپنی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے پست رکھی جائے، گھر میں تشریف فرما ہوں تو باہر سے آواز دے کر نہ بلایا جائے۔
سماجی زندگی کے سلسلہ میں جو ہدایات ایمان والوں کو اس سورہ میں دی گئی ہیں، وہ یہ ہیں! اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں جھگڑا ہو تو ان دونوں کے درمیان صلح صفائی کرائی جائے، کسی کو کسی پر زیادتی نہ کرنے دی جائے، کسی کا مذاق نہ اڑایا جائے، کسی کی غیبت نہ کی جائے، کسی کے ساتھ بدگمانی نہ کی جائے، دوسروں کے معاملات میں ناحق مداخلت نہ کی جائے، بُرے نام سے کسی کو نہ پکارا جائے، کسی کی ٹوہ میں نہ لگا جائے، سب کو برابر کا سمجھا جائے اور بھائیوں کی طرح معاملہ کیا جائے، ان ہدایات میں سے کسی کی خلاف ورزی ہو جائے تو ندامت کے ساتھ آئندہ نہ کرنے کا عہد کرتے ہوئے خدا کے حضور ہاتھ اٹھا کر توبہ کی جائے۔

اس سورہ میں ایک اہم ہدایت اور دی گئی ہے اور وہی آج کا ہمارا موضوع ہے، اس سورہ کی آیت نمبر ۶ کو پڑھئے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ (الحجرات، ٦) "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی غیر متقی (جو احکام شریعت کی خلاف ورزی کرتا رہتا ہے) کوئی خبر لے کر آئے، تو تحقیق کرلیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ (اس کی بات اور بے بنیاد اطلاع پر اعتماد کرکے) تم کچھ لوگوں کے خلاف نادانی میں کوئی اقدام کر بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمانی کا سامنا کرو۔

اب ذہن کو تھوڑا سا یکسو کیجیے، عقل کو شریعت کے تابع بنائیے، پھر اس آیت میں دی گئی ہدایت کو سمجھنے کی کوشش کیجیے، لفظ" فاسق" کو لیجیے، فسق سے بنا ہے، ف، س، ق، اس کا مادہ ہے، معنی ہیں نافرمانی کے، بدکرداری کے، غلط بیانی کے، بے حیائی کے، ضروری نہیں کہ یہ سارے اوصاف بیک وقت کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں، ان میں سے کوئی ایک صفت بھی اگر کسی میں پائی جائے گی تو اس کو فاسق کہا جاسکتا ہے، جیسے منافق کی تین علامتیں بیان کی گئی ہیں، بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے،

امانت رکھائی جاتی ہےتو خیانت کرتا ہے،بعض روایات میں ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ جب جھگڑا کرتا ہے تو بدکلامی پر اتر آتا ہے، اب کسی میں ان چاروں علامتوں میں سے کوئی ایک بھی علامت پائی جائے گی تو اس پر جزوی نفاق کا اطلاق ہوگا اور اگر خدانخواستہ یہ چاروں علامتیں اس میں نظر آئیں گی تو پھر وہ پورا کا پورا منافق ہوگا۔

اب آیئے! آج کے ذرائع ابلاغ پر! کیا آپ کو اس بات پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ موجودہ ذرائع ابلاغ کو فاسق قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے جو فاسق کے ساتھ اس آیت میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ یعنی تحقیق کے بغیر یقین نہ کرنا، کیوں کہ اگر ان خبروں پر بغیر تحقیق کے یقین کرلیا گیا تو پھر وہی نتیجہ نکلے گا جس نتیجہ سے یہ آیت ہمیں آگاہ کررہی ہے ،یعنی اپنی نادانی سے ہم کچھ لوگوں کو نقصان پہونچا بیٹھیں گے،اور پھر بعد میں پچھتائیں گے۔

کبھی آپ نے سوچا کہ یہ میڈیا پرنٹ ہو یا الیکٹرانک، کس کے اشارہ پر کام کررہا ہے؟ فائنس اس کو کون کررہا ہے؟ اجارہ داری اس پر کس کی ہے؟ اب سنیے! یہ سچ ہے اور بالکل سچ کہ دنیا کے میڈیا کا ۹۶ ر فیصد حصہ صرف اور صرف چھ کمپنیوں کی ملکیت ہے، اور وہ چھ کی چھ کمپنیاں یہودیوں Jews کی ہیں، دنیا کی سب سے بڑی کمپنی والٹ ڈزنی Walt Disney ہے، اس کمپنی کے امریکہ میں سب سے زیادہ پروڈکشن ہاؤس ہیں، کمپنی کے پاس سات بڑے نیوز پیپرس، تین میگزین اور بڑا کیبل نیٹ ورک ہے، جس کے چودہ ملین صارف ہیں، دوسری بڑی کمپنی ٹائم وارنر Time Warner جس کی ملکیت ایچ بی او امریکہ کا سب سے بڑا پے ٹی وی کیبل نیٹ ورک ہے۔

اس کے علاوہ امریکہ کی سب سے بڑی میگزین ٹائم میگزین Time Magazine بھی اس کی ملکیت ہے، یہ میگزین امریکہ میں سب سے زیادہ شائع ہونے والا میگزین ہے، یہ کمپنی خالصتاً یہودیوں کی ہے، تیسری کمپنی وائی کام Wai Com ہے، پیراماؤنٹ پکچرس Paramount Pictures اور ایم ٹی وی M.T.V اس کی ملکیت ہے، یہ لوگ نہ صرف میڈیا کو کنٹرول کررہے ہیں بلکہ انسانی ذہنوں کو تبدیل کرنے کا کام انجام دے رہے ہیں، بچوں کے کارٹون چینل کے ذریعہ اپنے مخصوص انداز میں ہر گھر میں داخل ہوگئے ہیں، بچوں، بڑوں، خواتین، ہر ایک کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔

گویا اب انہیں کسی سے براہ راست لڑنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے، چوتھی کمپنی نیوز کارپوریشن News Corporation ہے جس کی ملکیت فاکس ٹی وی نیٹ ورک FOX Broadcasting television network ہے، جو اپنی رائے اپنے ناظرین پر تھوپنے کا کام انجام دیتا ہے، ڈریم ورکس DreamWorks یہ میڈیا کمپنی یہودیوں کی بالادستی کو دکھانے کا کام کرتی ہے، ایک امریکی فلم ساز میل گبسن Mel Gibson نے گزشتہ دنوں ایک فلم پیشن آف دی کرائسٹ The Passion of the

Christ بنائی تھی جس میں اس نے یہودیوں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی تھی، اس فلم کے خلاف یہودیوں نے مورچہ کھول دیا اور اب وہ پردے سے غائب ہو چکا ہے۔

پرنٹ میڈیا کا عالم یہ ہے کہ امریکہ میں ۹۰ رفیصد اشاعتی ادارے یہودی چلا رہے ہیں، امریکہ میں روزانہ ۶ رکروڑ اخبارات فروخت ہوتے ہیں، جس میں ۷۵ رفیصد حصہ یہودیوں کا ہے، رپورٹ کے مطابق امریکہ کے تین بڑے اخبار نیویارک ٹائمز The New York Times، وال اسٹریٹ جرنل Wall Street Journal اور واشنگٹن پوسٹ Washington Post یہودیوں کی ملکیت ہیں، اس کے علاوہ ٹائم میگزین Time Magazine اور نیوز ویک News Week یہ دونوں بھی ان ہی کی ملکیت ہیں، یہ تو رہا ان کا حال، یہ وہ ادارے ہیں جن سے دنیا بھر کی میڈیا انڈسٹری بالواسطہ طور پر وابستہ ہے، اور اس طرح یہ لوگ پوری دنیا کی میڈیا پر براہ راست قابض ہو چکے ہیں۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں، اور ہمارے بچوں کے ذہن کس سانچے میں ڈھل رہے ہیں؟۔

آج دنیا میں جو بگاڑ ہے، فساد ہے، لوٹ مار ہے، دہشت گردی اور تشدد پسندی ہے، کشیدگی اور فرقہ واریت ہے، خوں ریزی وخوں آشامی ہے، بدگمانی وبے اعتمادی ہے، تہمت والزام تراشی ہے، سچ کو جھوٹ قرار دینا اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنا ہے، اجالے کو اندھیرا اور اندھیرے کو اجالا بتانا ہے، صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح کہنا ہے، یہ سب اسی فاسقانہ صفات کے حامل میڈیا پر آنکھیں بند کرکے یقین کرنے کا نتیجہ ہے!۔

خبر کہاں سے آرہی ہے؟ کس نے دی ہے؟ کیسے پہونچی ہے؟ کن واسطوں سے پہونچی ہے؟ اور کیوں پہونچی ہے؟ یہ سب سمجھے بغیر بلکہ سمجھنے کی کوشش کیے بغیر رائے قائم کر لینا نہ صرف یہ کہ جہالت اور نادانی ہے بلکہ ایک گناہ ہے جو ہم سب سے سرزد ہو رہا ہے، غیبت کا دروازہ اسی سے کھلتا ہے، بدگمانی کو راہ اسی سے ملتی ہے، غلط فیصلے لینے کا سبب یہی چیز بنتی ہے، جو رائے ٹی وی T.V کی نشریات پر قائم کی جاتی ہے، جو فیصلہ اخبارات میں شائع خبروں کی بنیاد پر لیا جاتا ہے، وہ اکثر غلط ثابت ہوتا ہے، اور اس کا نقصان صرف ہم کو اور آپ کو نہیں، پوری قوم کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

من گھڑت واقعات کی تشہیر میں اور اسٹوڈیو میں فلمائے گئے مناظر کی ترسیل میں، اخبارات وٹی وی T.V سے زیادہ موبائل کا حصہ ہے، چھوٹی سی یہ ڈبیہ ذہن سازی کا وہ کام کر رہی ہے، جو پچاس پچاس انچ کے ٹی وی، (H.D TV) اور پچاس پچاس صفحات کے اخبارات نہیں کر پا رہے ہیں، ہماری نادانی یہ ہے کہ ہم نے سوچے سمجھے بغیر فلمائے گئے ان مناظر کو صحیح مان لیا۔

کچھ نمونے ملاحظہ ہوں جو (WhatsApp) اور Facebook کے ذریعہ ہم تک پہونچے ہیں۔

(۱) منظر ایک چھوٹے سے گاؤں کا ہے، کچھ لوگ گڑانسے اور برچھے لیے کھڑے ہیں، ۵ سے ۱۰ سال کی عمر کے کچھ بچے ہیں جو کسی افریقی ملک کے لگتے ہیں، پیٹ ان کے پچکے ہوئے، گال ان کے دھنسے

ہوئے ،آنکھیں ان کی باہر لٹکی ہوئی ہیں، ایک ایک کر کے ان بچوں کو بلایا جاتا ہے،لکڑی کے ایک کندے پراس کو بٹھایا جاتا ہے، ایک شخص گڑانسا لے کر آگے بڑھتا ہے،اور پلک جھپکتے گڑانسہ کا وار کر کے اس لڑکے کا ختنہ کر دیتا ہے،لڑکے کے منھ سے ایک چیخ نکلتی ہے،اور جسم سے خون کی ایک دھار، شور مچتا ہے، ڈھول بجتاہے اور اس شور میں ختنہ کی سنت ادا ہوجاتی ہے،اب آپ بتایئے ! ختنہ کا یہ منظر دیکھ کر کیا تأثر قائم ہوگا؟اور ختنہ کے بارے میں لوگوں کی رائے کیا ہوگی؟اور بچوں پراس کے کیا اثرات مرتب ہونگے ؟۔

(۲)اٹھارہ انیس سال کی ایک دوشیزہ رسیوں سے جکڑی ہوئی ہے، چاروں طرف سے کوڑے اس پر برس رہے ہیں، جرم اس کا یہ ہے کہ ایک غیر مرد سے اس نے بات کرلی ہے، گویا غیر مرد سے بات کرنے پر اسلام میں عورت کو یہ سزا ملتی ہے، جو اس کے جرم کے مقابلہ میں کیں زیادہ نظر آتی ہے، اس منظر سے عورتوں کے ذہن میں اسلام کی کیا شکل بنے گی ؟اسلام سے بیزاری اور نفرت ان کے اندر کتنی بڑھے گی؟۔

(۳)ایک کمرہ ہے ،علماء جیسی شکل رکھنے والے کچھ لوگ وہاں موجود ہیں، چہروں پر علماء کی سی داڑھیاں اور ہاتھوں میں بزرگان دین کی طرح تسبیحیں ہیں، لیکن ڈھول بجارہے ہیں ،ناچ رہے ہیں، گارہے ہیں،اور سامنے بیٹھی عورتوں کی طرف اشارہ کرکے سیٹیاں بجارہے ہیں، ہم جیسے نادان لوگ یہ منظر دیکھتے ہیں، ہنستے ہیں اور ایک دوسرے کو یہ ویڈیو بھیجتے ہیں ،لیکن کبھی نہیں سوچتے کہ ہم کیا کررہے ہیں ،کبھی نہیں غور کرتے کہ موبائل پر آنے والے یہ ویڈیوز کیا پیغام دے رہے ہیں،اور علماء کو اس رنگ میں پیش کرکے کس طرح ہدف ملامت بنارہے ہیں؟

(۴)ایک برطانیہ نژاد لیڈی ڈاکٹر ایک میدان میں عراق کی حدود میں کھڑی ہے، چہرہ اس کا ڈھکا ہوا ہے،جسم پر اس کے ڈاکٹروں والا سفید کوٹ ہے ،گردن میں آلہ لٹکا ہوا ہے، ایک ہاتھ میں اس کے قرآن شریف ہے، اوردوسرے ہاتھ میں خون سے لت پت ایک انسانی کھوپڑی اور زبان پر اللہ اکبر کا نعرہ،مقصد اس ویڈیو کا کیا ہے؟ یہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں؟۔

(۵)ایک ویڈیو پاکستان کے ایک قبرستان سے متعلق ہے،ایک شخص(مسلمان) گرفتار کیا جاتا ہے، الزام ایسا گھناؤنا کہ جانور شرما جائے وہ قبرستان میں دفن ہونے والی نوجوان عورتوں کو قبر کھود کر باہر نکالتا تھا، پھر انسانیت کو شرمسار کرنے والی تمام حدوں کو پار کرجاتا تھا،موبائل پر میسیج کے ساتھ اس کی جو تصویر دی گئی تھی وہ ایک نارمل آدمی کی سی تھی، نہ چہرہ پر ملال تھا ،اور نہ شرمندگی کے کوئی آثار، موبائل پر بھیجے جانے والے انسانیت سوز اس ویڈیو پر مسلمانوں نے مسلمانوں کو ہی لعن وطعن کا نشانہ بنایا، اور جو کچھ کہا جاسکتا تھا وہ اس شخص کو کہا گیا، لیکن کسی نے یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ یہ دفنانے کے اسلامی طریقہ کو نشانہ بنانے کی سازش کا ایک حصہ ہے، اگر نوجوان عورتوں کو مرنے کے بعد غیر اسلامی طریقہ پر جلادیا جائے یا گنگا جمنا جیسی ندیوں میں لہروں کے حوالہ کرکے کچھوؤں اور مگرمچھوں کی خوراک بنادیا جائے یا قبروں کو پختہ بنا کر ان

کی لاشوں کو اس قسم کے درندوں سے محفوظ کر دیا جائے تب جا کر ان کو اس وحشیانہ سلوک سے بچایا جا سکتا ہے، ورنہ قبرستان میں دفن کرنے کی صورت میں یہ خطرہ ان کے ساتھ لگا رہے گا۔

(٦) ہمارے ایک دوست ہیں، ملاقات ان سے تقریبا روز ہی ہوتی ہے، کل جب سامنا ہوا تو انہوں نے بڑے دکھ بھرے لہجہ میں کہا، میرے ایک ہندو دوست نے واٹس اپ پر ایک ویڈیو بھیجا ہے، اس میں ایک شخص پٹھانی سوٹ میں ملبوس ہے، ٹخنوں سے اوپر اس کی شلوار ہے، چہرہ پر اس کے خوشنما ڈاڑھی ہے، اس کے سامنے انسانی کھوپڑیوں کا ایک ڈھیر ہے، جیسے کے ناریل کا ڈھیر ہوتا ہے، وہ شخص ایک کھوپڑی اٹھاتا ہے، اور نشانہ لگا کر دوسری کھوپڑی پر اس طرح مارتا ہے جس طرح ہمارے یہاں بچے کنچہ سے کنچہ کو مارتے ہیں، اور جب وہ یہ کھیل کھیلتے کھیلتے اکتا جاتا ہے، تو ان کھوپڑیوں کو فٹ بال کی طرح کک مار کر ادھر ادھر بکھیر دیتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس غیر مسلم دوست نے مجھ سے کہا کہ اب آپ کیا کہتے ہیں؟

اب دو نمونے صحافت کی کذب بیانی کے ملاحظہ ہوں۔

(ا) دس بارہ ہی دن گزرے ہوں گے، ایک معروف اردو روزنامہ میں ایک خبر شائع ہوئی، پہلے صفحہ پر، پہلی خبر، موٹی سرخی کے ساتھ، برطانیہ کے ایک مشہور اخبار کے حوالہ سے، خبر تفصیلی تھی، نقل کا یہاں موقع نہیں، ہاں خبر پر سرخی کچھ اس طرح کی لگی تھی ''جسم اطہرؐ کو مسجد نبوی سے منتقل کر کے کسی دوسری جگہ رکھنے کی تجویز''۔

خبر کیا تھی، زہر میں بجھا ہوا ایک تیر تھی، جو سیدھا دل پر لگا، دل کی جو کیفیت ہوئی وہ ہر صاحب ایمان سمجھ سکتا ہے، خبر بالکل ناقابل یقین تھی، لیکن پھر بھی خبر تھی، ہلا کر رکھ دیا، سعودی حکومت کے بارے میں کیا کچھ خیالات دل و دماغ میں نہیں آئے، لیکن اگلے ہی دن اس خبر کی تردید آ گئی، اتنی خطرناک خبر، کتنی آسانی سے، اس طرح نمایاں کر کے دی گئی، اور اس کی تردید کتنی خاموشی سے، اخبار کے ایک کونہ میں، دبی سرخی کے ساتھ شائع کر کے، صحافتی دیانت داری کا ثبوت دینے کی ایک ناکام کوشش کی گئی ہے۔

یہ ایسی خبر تھی کہ آگ لگا سکتی تھی، لاشوں کے انبار لگا سکتی تھی، سعودی حکومت کے خلاف جنگ کا بگل بجا سکتی تھی، بددعا کے لیے لوگوں کے ہاتھ اٹھوا سکتی تھی، کیوں کہ برے سے برا مسلمان بھی آپؐ کے جسم اطہر کے ساتھ یہ گستاخی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

دوسری خبر اٹلی کے ایک اخبار کے حوالہ سے برطانیہ ہی سے شائع ہونے والے ایک عربی اخبار نے نقل کی ہے، خبر یہ تھی۔

سعودی ولی عہد سلمان بن عبدالعزیز نے مراکش کے شاہ محمد خامس کی بہن کو ایک نہایت قیمتی محل خرید کر تحفہ میں دیا، اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس خبر سے شاہی گھرانہ اور خاص طور پر سلمان بن عبدالعزیز (۸۰/سالہ) کے اہل خاندان پر کیا اثرات پڑے ہونگے، اور خود مسلمانوں میں اور خاص طور پر سعودی بے روزگار نوجوانوں میں اس خبر کو لے کر کیسے کیسے تبصرے ہوئے ہوں گے، سلمان بن عبدالعزیز کی شخصیت کو

مجروح کرنے کے لیے کافی تھی، لیکن ایک ہی دن کے بعد اسی اخبار نے اپنی ہی خبر کی تردید شائع کرتے ہوئے کہا کہ سلمان بن عبدالعزیز نے وکیلوں کی ایک ٹیم اس اٹالین اخبار کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کے لیے روانہ کردی ہے۔

یہ تو صرف دو مثالیں ہیں، جو آج ہی کل کی ہیں، اگر آپ اخبارات کے پچھلے شمارے دیکھیں تو آج سچ اور جھوٹ ثابت ہونے کے بعد ان اخبارات کی شائع کردہ بعض خبروں کو پڑھ کر آپ ہنسیں گے۔

افسوس! کہ ہم بھول جاتے ہیں اور پھر بھول میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ آپؐ کا فرمایا ہوا بھی بھول جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''كفى بالمرء كذبا أن يحدث بكل ما سمع'' آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات نقل کردے، اس حدیث کی روشنی میں اگر کہا جائے تو کہا جاسکتا ہے ہم میں سے تقریباً ہر شخص جھوٹا ہے، خبر پڑھتا ہے تو فوراً نقل کردیتا ہے، خبر سنتا ہے تو فوراً بیان کردیتا ہے، موبائل پر ویڈیو دیکھتا ہے فوراً ہی اس کو دوسروں کو بھیج دیتا ہے، یہ سوچے بغیر کہ اس کا یہ عمل اس کو اور اس کی قوم کو اور اس کے مذہب کو کتنا نقصان پہنچائے گا، اور دشمن کی کامیابی کے کتنے دروازے کھول دے گا۔

ہر وہ خبر، ہر وہ میسج، ہر وہ ویڈیو اور ہر وہ کلپ جس سے کسی مسلمان کی تصویر بگڑتی ہے، اس کو پھیلانے کی نہیں، اس کو چھپانے کی ضرورت ہے، حدیث میں آتا ہے'' من ستر مسلما ستره الله يوم القيامة''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیگا، لیکن افسوس! کہ اسلامی تعلیمات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ہم بجائے پردہ ڈالنے کے پردہ چاک کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: المسلم مرآة المسلم'' مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے، لفظ آئینہ پر ذرا غور کیجیے، اور قربان جائیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر، کتنا خیال تھا آپ کو مسلمان کی عزت کا، اس کے وقار کا، اس کے احترام کا، کیا آئینہ شور مچاتا ہے؟ چیختا اور چلاتا ہے؟ ڈنکا بجاتا اور ڈگڈگی پیٹتا ہے؟ وہ تو نہایت خاموشی سے آپ کی خامیوں کی نشان دہی کرتا ہے، صبح جب آفس جانے کے لیے آپ گھر سے نکلتے ہیں اور آئینہ کے روبرو ہوتے ہیں تو وہ کتنے رازدارانہ طریقہ سے آپ سے کہتا ہے: کالر ٹھیک کرلیجیے، بٹن اوپر نیچے ہوگئے ہیں، درست کرلیجیے، ڈاڑھی کچھ الجھی ہوئی ہے، کنگھا کرلیجیے، مونچھوں کے بال بڑھے ہوئے ہیں، کتر لیجیے، اس پتلون پر یہ شرٹ بچ نہیں رہی ہے، دوسری پہن لیجیے، چشمہ ایک طرف جھکا ہوا ہے، کمانی اس کی سیدھی کرلیجیے، کان کے نیچے صابن لگا رہ گیا ہے، تولیہ سے اس کو پوچھ لیجیے، دانت ذرا میلے ہیں، پیسٹ کرلیجیے۔

یہ حق تھا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر، خاموشی کے ساتھ آئینہ کی طرح اس کی کمزوریوں، خامیوں اور عیبوں کی نشان دہی کرنا، نہ کہ ان کی تشہیر کرنا، اور ان کا چرچا کرکے اپنی ہی رسوائی کا سامان فراہم کرنا۔